سامنے قوم کو مستقبل کے لیے چونکایا گیا ہے۔ بقیہ دو تین نظمیں بھی اسی نظم سے ہم آہنگ ہیں۔ اختتامی نظم "التجا" (بحضور سرورِ کائنات) ہے۔ کتاب کا طباعتی معیار مصنف اور ناشر کے دور افتادہ علاقے کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

پاکستان کی اسلامی اساس از پروفیسر محمود بریلوی۔ پتہ: قیصر منزل، پلاٹ ۴۲-۴۴/۴۳ کالابورڈ اے ایریا۔ ملیر کالونی۔ کراچی ۳۷۔ سفید کاغذ، خوبصورت ٹائیٹل، صفحات: ۳۰۷
قیمت ۲۰/- روپے۔

پروفیسر صاحب کی دوسری کتاب روداد پاکستان کی ہم موضوع کتاب ہے۔ تعارف کے لیے بہتر ہیں سطور خود مؤلف ہی سے مستعار لیتا ہوں۔ لکھتے ہیں ـــ " یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ ہم نئی نسل کو پوری طرح باخبر رکھیں کہ برصغیر میں قیام پاکستان کے وقت مسلمانوں پر صرف اس لیے ظلم کیا گیا کہ وہ اسلام کے نام لیوا تھے۔" (ص الف) پروفیسر صاحب کے پیش نظر یہ تھا کہ ایک چھوٹی سی کتاب میں" اس عظیم الشان مذہب، اس کی تاریخ و ثقافت کی، جس کا شاخسانہ پاکستان ہے، ایک ناقابلِ فراموش جھلک نظر آتی ہے۔" (ص ب")

یہ کتاب دس چھوٹے ابواب میں ۱۴۰۰ سال کی مسلم تہذیب و تاریخ کو پیش کرتی ہے۔ پہلے تین باب تاریخ سندھ پر، چوتھا باب غزنوی سلاطین کے دور پر، پانچواں باب عہدِ سلاطینِ دہلی کے گیارہ فرمانرواؤں پر، چھٹا باب مغلیہ خاندان پر، ساتواں باب علوم اسلامی (قبولِ نبوت سے مصر و اندلس کی حکومتوں تک) پر، آٹھواں باب عجم کے ان کارناموں پر جو اسلامی عہد میں انجام پائے، نواں باب یورپ میں اندلس کے آثارِ علمیہ پر اور آخری باب فنونِ لطیفہ اور اسلام کے موضوع پر: شاملِ کتاب ہیں ـــ

صرف ایک پہلو کی نشاندہی ضروری ہے، وہ یہ کہ پروفیسر صاحب جس طرح اسلام کی تاریخ اور مسلمانوں کی تاریخ میں فرق نہیں کر سکتے۔ اسی طرح وہ فنونِ لطیفہ کی جدید مغربی اصطلاح کے مقابلے میں اسلام کے اصولی تصورات کو نمایاں نہیں کر سکتے۔ اور شاید یہ کام بہت سے لکھنے والوں کے بس کا ہے بھی نہیں۔